

سلسلہ فیضانِ عشرہ مبشرہ کے پانچویں صحابی

رضی اللہ تعالٰی عنہ

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ

سِلسِلہ فیضانِ عشرۂ مُبَشَّرہ کے پانچویں صحابی

حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عبیداللہ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ

پیش کش

مَجْلِسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

(دعوتِ اسلامی)

شُعبہ بیاناتِ مدنی چینل

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب: حضرت سیّدنا طلحہ بن عُبید اللہ

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (شعبہ بیانات مدنی چینل)

سن طباعت: ربیعُ الثانی ۱۴۳۲ھ، مارچ 2011ء

ناشر: مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ   حوالہ: ۱۶۹

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"حضرت سیّدنا طلحہ بن عُبید اللہ"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کُتُب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اِسے عقائد، کُفریہ عبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذِمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

20-03-2011

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَدَنی چینل کے سلسلہ ''فیضانِ صحابہ کِرام'' کے چودہ حُروف کی نسبت سے اِس رِسالے کو پڑھنے کی ''14 نیّتیں''

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** ٥ مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول:

(۱)...... بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)...... جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿11﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا ﴿12﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَما سے پوچھ لوں گا ﴿13﴾ سیرتِ صحابہ پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿14﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنِّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

﴿٧٨٦﴾ فہرست ﴿٩٢﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃُ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ

مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃُ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

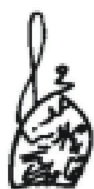
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کُتُب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا اَلحاج اَلحافِظ اَلقاری اَلشاہ اِمام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسْعْ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "**المدینۃ العلمیۃ**" کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضانُ المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اِسے پڑھ لیجئے

عالَمِ زیست پر ہر طرف مایوسی اور محرومی کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے، انسانیت اَخلاقی پستی کا شکار تھی کہ عالَم کے نجات دِہندہ، محمد مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور ان تمام زنجیروں کو کاٹ ڈالا جن میں انسانیت بری طرح جکڑی ہوئی تھی اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فیضِ تربیّت کے اَثَر سے انسانیت اَخلاقی پستیوں سے نکل کر آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگی۔

آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی رات دن کی کوشش سے جو نیاز مَند تیار کئے وہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبّت اور عِشق میں اِتنے سَرشار اور وارفتہ تھے کہ اپنے آقا کے اشارے پر اپنا سب کچھ قربان کر دینا سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہر حُکم کی تعمیل اور پَیرَوی ان کی فِطرتِ ثانیہ بَن چکی تھی۔ اور شمعِ رِسالَت کے اِن پروانوں نے اپنی بے مثال مَحبّت کا ثُبوت دیتے ہوئے جب بی بی آمنہ کے لال، رسولِ بے مثال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اپنی جانیں نثار کیں تو ربِّ ذوالجلال عزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی رِضا کا مُژدہ جاں فزا یوں سنایا:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

(پ ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضِ نُبُوّت سے تربیّت پانے اور ربّ عزَّوَجَلَّ کی رِضا کا مُژدہ حاصل کرنے والی اِن ہستیوں نے اسلام کی ترویج واشاعت کے لئے جو قربانیاں دیں اِن کا حقیقی صلہ تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا مگر کچھ ہستیاں

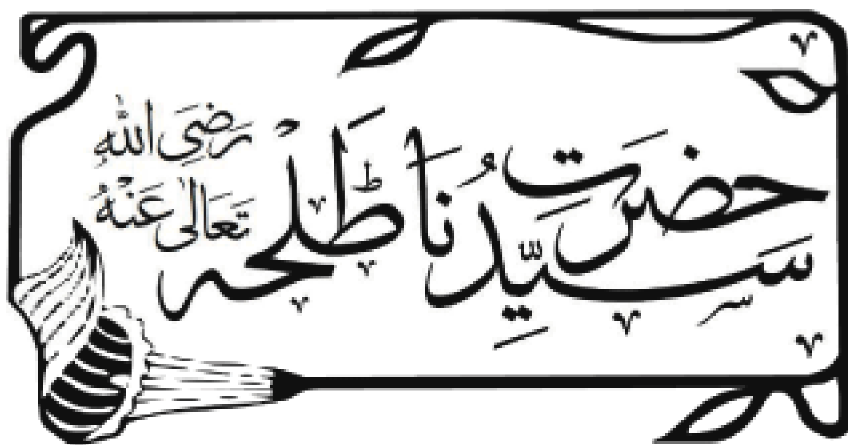
ایسی بھی تھیں جنہیں دنیا میں ہی جنّت کی نویدِ پُر بہار سنائی گئی۔ یوں تو مُخْتَلِف اوقات میں جنّت کی بِشارت پانے والے صحابہ کرام کئی ہیں مگر دس ایسے جلیل القدر اورخوش نصیب صَحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان ہیں جن کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ نَبَوی کے منبر شریف پر کھڑے ہوکر ایک ساتھ نام لے کر جنّتی ہونے کی خوش خبری سنائی ۔اِن خوش نصیبوں کو ''عَشَرۂ مُبَشَّرَہ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:﴿۱﴾ حضرت ابو بکر صِدّیق ﴿۲﴾ حضرت عُمر فاروق ﴿۳﴾ حضرت عثمان غنی ﴿٤﴾ حضرت علیُّ المُرتضٰی ﴿۵﴾ حضرت طلحہ بن عبیدُ اللہ ﴿٦﴾ حضرت زُبیر بن العوام ﴿۷﴾ حضرت عبدُ الرحمٰن بن عَوف ﴿۸﴾ حضرت سعد بن ابی وقّاص ﴿۹﴾ حضرت سعید بن زید ﴿۱۰﴾ حضرت ابوعُبَیدہ بن الجَرّاح ۔عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب عبدالرحمن بن عوف، الحدیث: ۳۷٦۸، ج۲، ص۲۱٦)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے شُعبہ مَدَنی چینل پر اُمّتِ مسلمہ کو دربارِ نُبوّت کے اِن چمکتے سِتاروں کی سیرت سے آگاہ کرنے کے لئے ایک سلسلہ جاری وساری ہے۔مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ ''بیاناتِ مَدَنی چینل'' کے مَدَنی عُلَما کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی انتھک کاوِشوں کے سبب پیشِ نظر رِسالہ اسی سِلسِلہ کی ایک کڑی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشُمول **المدینۃ العلمیۃ** کو دن 11 ویں اور رات 12 ویں ترقّی عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ النَّبِیِّ الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ



دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا وہ اُس وقت تک نہیں مَرے گا جب تک جنّت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔''

(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب رقم الحدیث ۲٤۸۳ ج ۲ ص ٤۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَصْرہ کا راہِب اور قُرَیْشی تاجِر

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِظہارِ نُبُوَّت سے قبل امیرُ المؤمنین سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلہ بنُو تَیم کا ایک تاجِر تجارَت کی غَرَض سے بَصْرہ گیا۔ جب بازار پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک راہِب

اپنے عبادت خانہ میں موجود لوگوں سے کہہ رہا تھا: سرزمینِ عرب سے آنے والے اِن مُعزّز تاجِروں سے ذرا یہ تو معلوم کرو کیا ان میں کوئی حَرَم کا رہنے والا بھی ہے؟ تو وہ مُعزّز قُرَیشی تاجِر آگے بڑھ کر بولا: جی ہاں! میں حَرَم کا رہنے والا ہوں۔ راہِب کو معلوم ہوا تو اُس نے بڑی بیتابی سے اس قُرَیشی جوان سے پوچھا: ''کیا آپ کے ہاں احمد نامی کسی ہستی کا ظُہُور ہوا ہے؟'' تاجِر نے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' تو راہِب نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تعارُف کچھ یوں کَرایا: ''یہ حضرت عبدُ المُطَّلِب کے نورِ نظر حضرت عبدُ اللہ کے لختِ جگر ہیں۔ اِن کے ظُہُور کا ماہِ مبارک یہی ہے، وہ آخری نبی ہیں اور ان کا ظُہُور سرزمینِ حَرَم (مکۃ المکرمہ) سے ہوگا، پھر وہ اُس جگہ ہجرت کریں گے جہاں کی زمین تو پتھریلی اور شَورزَدہ ہوگی مگر وہاں کھجوروں کے باغات کَثْرت سے ہوں گے، تمہیں تو اُن کی بارگاہ میں فوراً حاضِر ہونا چاہئے۔''

وہ قُرَیشی تاجِر فَرماتے ہیں کہ راہِب کی باتیں میرے دل میں گھر کر گئیں اور میں فوراً وہاں سے چل پڑا یہاں تک کہ مکّہ مکرَّمہ پہنچ کر ہی دم لیا۔ مکہ شریف پہنچتے ہی لوگوں سے پوچھا کہ کوئی نئی خبر ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: ہاں! محمد بن عبد اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنہیں ہم امین کے طور پر جانتے ہیں، نے نُبُوَّت کا دعویٰ کیا ہے اور ابنِ ابی قُحافہ (یعنی امیر المؤمنین سیّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)

اُن پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: ''کیا آپ نبیِ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لے آئے ہیں؟'' اُنہوں نے جواب دیا: ''ہاں! اور چلو تم بھی اِن کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں دیر مت کرو کیونکہ وہ حق کی دعوت دیتے ہیں۔'' تاجر کا دل راہِب کی باتوں سے اسلام کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ عاشقِ اکبر، سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نیکی کی دعوت سے بھرپور باتیں سُن کر مزید مُتاَثِّر ہوا اور اُس نے راہِب کی تمام باتیں بھی بتا دیں۔ چنانچہ، امیرُ المؤمنین سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے قبیلے کے اس نوجوان تاجِر کو لے کر دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بَصْرہ کے راہِب اور عاشقِ اکبر کی باتوں سے مُتاَثِّر ہونے والا یہ قُرَیشی تاجر آخرکار سَرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مَدَدگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ بابَرَکت سے وابَستہ ہو کر مسلمان ہو گیا اور جب اِس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راہِب کی باتیں بتائیں تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت خوش ہوئے۔

(دلائل النبوة للبیھقی، باب من تقدم اسلامه من الصحابة، ج۲، ص۱٦٦۔ والمستدرك، کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب طلحة بن عبید الله رضی الله تعالی عنه، ج٤، ص٤٤٩)

پیارے اسلامی بھائیو! قُرَیْشی سردار نَوفَل بن خُوَیلد کو قُرَیْش کا شیر کہا جاتا تھا، یہ قُرَیْشی سَردار دینِ اسلام کا پرچم تھامنے والوں پر اس قدر ظُلم وسِتَم ڈھاتا کہ حُضور نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ سے اِس کے شَر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس کے شر سے محفوظ فرما۔ چُنانچہ، امیرالمؤمنین سیّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اوراِس قُرَیْشی تاجِر نے اِسلام کیا قبول کیا اِس ظالم سَردار نے ان حضرات پر ظُلم کی انتہا کردی۔ اُس نے اِن دونوں کو ایک ہی رسی میں باندھنے کا حکم دیا تاکہ یہ حضرات خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت نہ کرسکیں اور رسی سے باندھنے والا بھی کوئی غیر نہ تھا بلکہ اس قُرَیْشی تاجِر کا اپنا سگا بھائی (عُثمان بن عُبَیْدُ اللّٰہ) تھا۔ اِن حضرات کو ایک ہی رسی میں باندھا تو اِس لئے گیا تھا کہ یہ اسلام سے منہ پھیر لیں مگر اِن کے پایۂ اِستِقلال میں ذرہ برابر فَرق نہ آیا کیونکہ دشمنانِ اسلام نے ظاہِری طور پر ان حَضرات کے جسموں کو رسی میں باندھ رکھا تھا مگر اِن کے دل اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت کی ڈور سے بندھے ہوئے تھے۔ پھر بعد میں یہ دونوں حَضرات قَرِیْنَیْن (دوساتھی) کے نام سے پکارے جاتے۔ (دلائل النبوة للبیهقی، باب من تقدم اسلامه من الصحابة، ج۲، ص۱۶۶ تا ۱۶۷ مفهوماً)

قُرَیشی تاجِر کا تعارُف

نام ونسب:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدُ نا علامہ بدرُ الدّین عَینی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (متوفّٰی ۸۵۵ھ) شرحِ سُنَن ابی داوٗد میں اِن تاجِر کا تعارُف کچھ یوں بیان فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام حضرت سیّدُ نا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ بن عثمان قُرشی تَیمی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے اور امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُ نا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرح آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا سلسلۂ نسب بھی ساتویں پُشت میں (کعب بن مُرّہ پر) محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ مَحشر صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مبارک نسب سے جا ملتا ہے۔(شرح سنن ابی داؤد للعینی، کتاب الصلوۃ، باب ما یستر المصلی، تحت الحدیث:٦٦٦، ج٣، ص٢٤٢)

حُلیہ مبارک:

اِمام حاکم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سیّدُ نا طلحہ بن عبیدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا حُلیہ مُبارک لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رنگت سُرخی مائل سفید تھی، قد مُتوسّط و درمیانہ تھا، سینہ چوڑا اور شانے کُشادہ تھے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جب کسی طرف مڑتے تو پورے رُخ سے متوجّہ ہوتے، حَسین چہرے پر بڑی خوبصورت باریک سی ناک تھی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاؤں

بڑے تھے اور بڑی تیزی سے چلا کرتے تھے۔(المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب طلحة بن عبيد اللّٰه، ج٤، ص٤٤٩)

اَلطَّبَقَاتُ الْكُبْرٰی میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عام طور پر **عُصْفُر** (زرد رنگ کی ایک بُوٹی جس سے کپڑے رَنگے جاتے ہیں) سے رَنگا ہوا **لباس** زیبِ تَن فرمایا کرتے تھے۔

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، الرقم٤٧ طلحة بن عبيداللّٰه، ج٣، ص١٦٤)

اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نسبت:

حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے تمام بیٹوں کے نام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر رکھے۔

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، الرقم٣٢ الزبير بن عوّام، ج٣، ص٧٤)

حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں: ﴿1﴾ محمد ﴿2﴾ عمران[1] ﴿3﴾ موسیٰ ﴿4﴾

---

1 ......عمران نامی دو افراد ہیں۔ پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے والد ماجد عمران بن یَصْہَر ہیں اور دوسرے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کے والد حضرت عمران بن ماثان ہیں۔ یعنی پہلے نبی کے باپ اور دوسرے نبی کے نانا ہیں۔ اس کے علاوہ سرورِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کا اصل نام بھی عمران ہے۔

یَعقوب ﴿5﴾ اِسماعیل ﴿6﴾ اِسحاق ﴿7﴾ زَکَرِیّا ﴿8﴾ یُوسُف ﴿9﴾ عیسٰی ﴿10﴾ یحیٰی ﴿11﴾ صالح رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

اچھے نام رکھنا بچوں کا حق ہے:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگُزیدہ بندوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا صَحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سنت ہے۔

اور یاد رکھئے کہ اولاد کا والِدین پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے بچوں کا اچھا نام رکھیں۔ چُنانچہ،

حُضورِ نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ عالیشان ہے کہ اولاد کا والِد پر یہ حق ہے کہ اُس کا اچھا نام رکھے اور اچھا اَدب سکھائے۔"

(کنزالعمال، کتاب النکاح، الحدیث: ۴۵۱۸۴، ج۱۶، ص۱۷۳)

نام کیسے رکھے جائیں؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صَفحات پر مُشتمِل کتاب، ''تربیتِ اولاد'' صَفحہ 66 تا 67 پر ہے: والِدین کو چاہئے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ اُن کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ ہے جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب

میدانِ حَشْر بپا ہوگا تو وہ اِسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور بلایا جائے گا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''قِیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آبا کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، الحدیث ٤٩٤٨، ج٤، ص٣٧٤)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فِلمی اداکار یا (مَعَاذَ اللہ) کُفّار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذِلّت کیا ہوگی کہ مسلمانوں کی اولاد کو کل میدانِ محشر میں کافِروں کے ناموں سے پکارا جائے۔

ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کے اِنْتِخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائلِ شَرعِیَّہ سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے اِحْتِراز کیا جائے۔ اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَسمائے مبارکہ اور صَحابہ کرام وتابِعین عُظّام اور اَولیائے کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اَسلاف سے روحانی تعلُّق قائم ہوجائے گا اور دوسرا اِن نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی بَرَکت سے اِس کی زِندَگی پر مَدَنی اَثَرات مُرَتَّب ہوں گے۔

حضرت سیِّدُنا ابووَہب جُشَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''انبیا (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے ناموں پر نام رکھو۔'' (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، الحدیث: ٤٩٥٠، ج ٤، ص ٣٧٤)

ناموں کی تاثیر:

پیارے اسلامی بھائیو! بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ ''فُلاں اسم بامُسَمّٰی ہے'' یعنی جیسا نام ویسی اُس کی شخصیت ہے۔ چُنانچِہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب، ''بہارِشریعت'' حصہ سولہ صَفحہ 244 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی ہے کہ سعید بن اَلْمُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی، کہتے ہیں، میرے دادا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: ''تم سَہْل ہو۔ یعنی اپنا نام سَہْل رکھو کہ اس کے معنٰی ہیں نرم اور حَزْن سخت کو کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔'' سعید ابن اَلْمُسَیَّب کہتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں

اب تک سختی پائی جاتی ہے۔(صحیح البخاري، كتاب الادب، باب تحويل الاسم الى اسم احسن منه، الحديث: ٦١٩٣، ص ٥٢٢)

اور ایک رِوایت میں ہے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے بتایا: ''جَمْرَہ (یعنی دَہکتا ہوا اَنگارا)۔'' باپ کا نام پوچھا تو بولا: شِہَاب (یعنی سُلگتی آگ کا شُعلہ)۔ قبیلے کا نام دریافت کرنے پر اُس نے بتایا: حُرَقَہ (آگ میں جل کر سیاہ ہو جانے والی شے)۔ وَطَن کا نام پوچھا تو اُس نے جواب دیا: حَرَّةُ النَّار (آگ کی تپش)۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا کہ یہ کہاں واقع ہے؟ عَرض کی کہ یہ ذَاتُ لَظٰی (آگ کی لپٹ جس میں دھواں نہ ہو) میں ہے۔ اُس شخص کا یہ تعارُف سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اپنے اہل وعیال کی جلد خبر لو کہیں وہ جل کر خاک نہ ہو گئے ہوں۔ وہ شخص اپنے گھر گیا تو واقعی اس کے گھر کو آگ لگ چکی تھی اور سب کے سب جل مرے تھے۔(المؤطا، كتاب الاستئذان، باب مايكره من الاسماء، الحديث: ١٨٧١، ج ٢، ص ٤٥٤)

اہم نوٹ: بچوں کے نام کیسے رکھے جائیں اس کے متعلق مزید شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ سولہواں کا مطالعہ کیجئے۔

حقیقی تجارت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک کامیاب تاجر تھے اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک کامیاب تاجر گھاٹے کا سودا کر لے؟ چنانچہ، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جو تجارت کی وہ بڑی ہی نفع مند ثابت ہوئی اس طرح کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنا تن من دھن سب کچھ اللہ عزوجل اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے نام پر قربان کر دیا اور اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے بھی اسے قبول فرما لیا۔ چنانچہ،

ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡرِیۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۰۷)	ترجمۂ کنز الایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر لمحہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔ ظُلم و سِتَم کی آندھیاں چلیں تو گھبرائے نہ پچھتائے بلکہ اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی نصیحت کے مطابق کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے

دیا اور جب اسلامی فُتوحات کے نتیجے میں تَعَیُّش وفَراوانی کا دور آیا تو مال ودولت کی چمک دَمک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر اثر انداز نہ ہوسکی۔ چُنانچِہ،

حضرتِ سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ، حضرتِ سُعْدٰی بنتِ عَوْف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے تو میں نے انہیں رنجیدہ خاطِر دیکھ کر سبب پوچھا اور عرض کی: ''کیا مجھ سے کوئی خطا ہوگئی ہے؟'' فرمانے لگے: ''نہیں! پریشان تو ہوں مگر اس کا سبب آپ نہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تو ایک مردِ مسلم کی نیک بیوی ہیں، بلکہ میری پریشانی کا سبب یہ ہے کہ میرے پاس کافی مِقدار میں مال جمع ہوگیا ہے اور سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس کا کیا کروں؟'' فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: ''یہ بھی کوئی پریشانی والی بات ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسے (راہِ خدا میں) تقسیم فرمادیں۔'' پس حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سارا مال لوگوں میں تقسیم فرمادیا یہاں تک کہ ایک دِرہم بھی نہ چھوڑا۔ حضرتِ سُعْدٰی بنت عَوْف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے جب حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خزانچی سے مال کی مقدار معلوم کی تو اس نے 4 لاکھ دِرہَم بتائی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٧ طلحۃ بن عبیداللّٰہ، ج ٣، ص ١٦٥، المعجم الکبیر، الحدیث: ١٩٥، ج ١، ص ١١٢)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تِجارت کا نَفْع

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عبید اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح جو بھی راہِ خدا میں مال خَرْچ کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی بَرَکتوں سے کبھی بھی خالی اور محروم نہیں رہنے دیتا۔ چُنانْچِہ،

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ (پ ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

ترجمۂ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللّٰہ کو قرضِ حسن دے تو اللّٰہ اس کے لئے بہت گُنا بڑھا دے اور اللّٰہ تنگی اور کشائش کرتا ہے۔

صَدرُالافاضِل حضرتِ علامہ مولینا محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الہَادِی ''خزائنُ العرفان'' میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمال لطف وکرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس اِنفاق کی

جزا بِالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔

(خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۴۵)

سَیِّدُنَا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یومیہ نفع

پیارے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی آخرت میں اَجر وثَواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دنیا میں بھی اِضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ البدل عطا کیا جاتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا میں دینے سے مال بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''دو عالَم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو و التواضع، الحدیث۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ سے جو تجارت کی تھی اس کا حقیقی نفع تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا مگر دنیا میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کی بَرَکتوں سے محروم نہ رہے۔ چُنانچہ،

مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار دِرہم سے زائد تھی۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۶، ج۱، ص۱۱۲)

دنیا کی بے وُقعتی

پیارے اسلامی بھائیو! جو لوگ حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلْوؤں میں گُم ہوتے ہیں اُن کی نظروں میں دنیا و مافیہا کی کوئی وُقْعَت نہیں ہوتی، یہ دنیا سے دور بھاگتے ہیں اور ہر وقت سفرِ آخرت کے لئے زادِ راہ تیار کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب حُسنِ اَخلاق کے پیکر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سب سے بہتر انسان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صاف دل اور سچی زَبان والا انسان سب سے بہتر ہے۔“ عرض کی گئی: ”صاف دل والے کون ہیں؟“ فرمایا: ”وہ مُتّقی و پرہیزگار مسلمان جن کے دل میں (ذرّہ برابر) نافرمانی اور بُغض وحَسَد نہ ہو۔“ عرض کی گئی: ”اس کے بعد؟“ فرمایا: ”جو دنیا سے نفرت کریں اور آخرت سے مَحَبَّت۔“

(شعب الایمان للبیہقی، باب حفظ اللسان، ج ٤، ص ٢٠٥)

مَحَبَّت کی کُنجی:

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کے لئے لازِم ہے کہ بندہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے۔ جیسا کہ حضور نبی رَحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننا چاہو تو دنیا سے بے رَغْبت ہو جاؤ۔“ (قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ج ١، ص ١٩٥)

سخاوت، زُہد کی کُنجی ہے:

شیخ ابو طالِب مَکّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ دنیا سے بے رغبت ہونے کے لئے سب سے پہلے سخاوت کو اپنانا پڑتا ہے کیونکہ جو سخی نہ ہو وہ دنیا سے بے رغبت نہیں ہوسکتا اور جو دنیا سے منہ نہ موڑے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بھی نہیں ہو سکتا۔(قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ج ۱، ص ۱۹۵)

سَیِّدُ نَا طَلحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سخاوت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایسے بندوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ دنیا کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھا اور کبھی بھی اس سے دل نہ لگایا اور جو کمایا اسے جمع نہ کیا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کے لئے راہِ خدا میں خرچ کر دیا۔ چُنانچِہ،

ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک زمین سات لاکھ دِرہَم میں فروخت کی اور یہ مال بعض وُجوہات کی وجہ سے ایک رات آپ کے پاس رہ گیا تو ساری رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پریشان رہے یہاں تک کہ صبح ہوتے ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ سارا مال تقسیم فرمادیا۔(الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار طلحۃ بن عبید اللہ، الحدیث:۷۸۳، ص ۱۶۸)

اِسی طرح اِمام شَمسُ الدِّین محمد بن احمد ذَہبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی (متوفّٰی ۷۴۸ھ) سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلاء میں فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کورات کے وقت حَضْرَ مَوت سے سات لاکھ دِرہم موصول ہوئے تو پریشان اور بے چین ہوگئے۔ زوجہ محترمہ نے عرض کی: ''آج آپ کو کیا ہوا ہے؟'' فرمایا کہ مجھے یہ فِکر دامنگیر ہے کہ جس بندے کی راتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عِبادت کرتے ہوئے گزرتی ہوں، گھر میں اس قدر مال کی موجودگی میں آج اُس کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہو گا؟ تو مَدَنی سوچ کی مالِک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے بڑے اَدَب سے عرض کی: اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی انہیں بلا کر یہ سارا مال ان میں تقسیم کرنے کی نیت فرما لیجئے اور اِس وقت بڑے اطمینان کے ساتھ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیے۔ نیک بَخت زوجہ کی یہ بات سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دل خوشی سے سَرشار ہو گیا اور آپ نے فرمایا: آپ واقعی نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! جان لیجئے کہ یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں۔ چُنانچہ،

صُبح ہوتے ہی حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُہاجرین وانصار میں سارا مال تقسیم کرنا شروع کر دیا اور اس میں سے کچھ حصہ اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ اچانک آپ کی زوجہ محترمہ حاضر ہوئیں اور عرض کی: ''اے ابو محمد! کیا اس مال میں گھر والوں کا بھی کچھ حصہ ہے؟'' تو ارشاد فرمایا: ''آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے وہ سب آپ لے لیں۔'' فرماتی ہیں کہ جب بقیہ مال کا حساب کیا تو وہ صِرف ایک ہزار دِرہم ہی رہ گیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء، الرقم ۷ طلحہ بن عبید اللّٰہ، ج۳، ص۱۹ . مفھوماً)

بِن مانگے دیتے:

حضرت سیِّدُ نا قَبِیصہ بن جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صُحبت میں رہا تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بِن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔

(المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۴،ج۱،ص۱۱۱)

سَیِّدُ نا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا توکُّل

حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ، حضرتِ سُعدٰی بنتِ عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

نے ایک دن ایک لاکھ دِرہم راہِ خدا میں صَدَقہ کیے اور اس دن آپ رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ نماز کے لئے مسجد نہ جاسکے کیونکہ آپ رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا لباس ایسا نہ تھا جسے پہن کر مسجد میں چلے جاتے۔" (موسوعة لابن الدنيا، کتاب اِصلاح المال، باب فضل المال،الحديث:۹۷،ج۷،ص۴۲۴)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیِّدُنا طلحہ رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے اپنی ضَرورت کے لئے بھی کچھ بچا کر نہ رکھا بلکہ سب کچھ دوسرے حاجَت مَندوں کو عطا کردیا۔ چُنانچہ،

بھوکا شیر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پرمُشتمِل کتاب، "**فیضانِ سُنّت**" صفحہ 806 تا 808 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کے مُتعلِّق ایک بڑی ہی خوبصورت حِکایت نَقْل فرمائی ہے۔ چُنانچہ،

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے شیخ احمد حَمّادی سَرَخسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے

لگے: ''ایک بار میں اپنے اُونٹوں کولیکر ''سَرَخس'' سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زخمی کر کے گرادیا اور پھر بُلند ٹیلے پر چڑھ کر ڈکارنے لگا، اُس کی آواز سنتے ہی بہُت سارے دَرِندے اِکٹھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی زَخمی اُونٹ کو چیرا پھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا بلکہ دوبارہ ٹیلے پر جا بیٹھا، جَمع شُدہ دَرِندے اُونٹ پر ٹوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شَیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لُومڑی دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپَس اپنی جگہ چلا گیا۔ لُومڑی حسبِ ضرورت کھا کر جب جا چکی تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بزَبانِ فصیح بولا: ''احمد! ایک لُقمہ کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔'' میں نے اِس انوکھے واقِعہ سے مُتأَثِّر (مُ تَ ۔ ءَ ثْ ۔ ثِرْ) ہو کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دنیا سے کِنارہ کَش ہو کر اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگا لی۔''

(کَشفُ الْمَحْجُوب، مترجم، ص ۳۸۳)

مُرغی کا توَکُّل

اِس حکایت کے نَقل کرنے کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

فرماتے ہیں: ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بھوکے شیر نے اپنا شکار دوسرے جانوروں پر ایثار کر کے بھوک برداشت کرنے کی بہترین مِثال قائم کی اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ''ایک لقمہ کا ایثار تو کُتوں کا کام ہے مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کردے۔'' مگر آہ! آج کے ہم جیسے بے عمل مسلمان ایک لُقمہ کا ایثار تو کیا کریں گے جِن سے بَن پڑتا ہے وہ دوسروں کے منہ سے بھی لُقمہ چھین لیتے ہیں بلکہ ایک لُقمہ کی خاطِر بعض اوقات قتل و غارت گری تک سے نہیں چُوکتے۔ ڈھیروں ڈھیر غِذائیں موجود ہونے کے باوُجُود ایک ایک ''ٹکڑے'' کی خاطِر فساد بَرپا کرتے پھرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: ''صِرف تین ذی روح ایسے ہیں جو غِذاؤں کا ذخیرہ کرتے ہیں: (۱) (ہم جیسے گنہگار) انسان (۲) چُوہا اور (۳) چِیُونٹی۔'' اِن کے علاوہ کوئی بھی حَیوان دوسرے وَقت کیلئے بچا کر نہیں رکھتا، آپ نے مُرغی کا توکُّل دیکھا ہوگا، اُس کو پانی کا پیالہ پیش کیا جاتا ہے تو پی چُکنے کے بعد پیالے کے کَنارے پر پاؤں رکھ کر اِس کو اُلٹ دیتی ہے، اسے اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ ابھی پلایا ہے تو پیاس لگنے پر دوبارہ بھی پِلائے گا۔ اور لُطف کی بات یہ ہے کہ اُس کو پِلانے کی خدمت بھی انسان سے لی جاتی ہے۔ ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا توکُّل بے مِثال ہوتا ہے۔ توکُّل کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ ''صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

عِنایت پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہوجائے۔"

(ملخص از رسالۃُالقُشَیرِیّہ، باب التوکُّل، ص ۱۶۹)

پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت ، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نقل کردہ اس حکایت اوراس کے تحت بیان کئے گئے درس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ توکُّل کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب کچھ دوسروں کو دے دیا اور اپنی ذات کے لئے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا۔

سیّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَلقاب

حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِنہی صفات کی وجہ سے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اَلْفَیَّاض، اَلْجُود اور اَلْخَیر کے لقب عطا ہوئے۔ چُنانچہ،

حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحُد کے دن مکّی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طَلْحَۃُ الْخَیر ، غزوۂ عُشَیرہ میں طَلْحَۃُ الفَیّاض اورغزوۂ حُنَین میں طَلْحَۃُ الْجُود کے

اَلقابات سے یادفرمایا۔(المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۷، ج۱، ص۱۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُ نااِمام عَبْدُ الـــرَّءُ وْف مُناوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (مُتَوَفّٰی۱۰۳۱ھ)"**فَیضُ الْقَدِیر شَرْحُ جَامِعِ الصَّغِیر**"میں فرماتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِمحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان اَلقابات سےنَوازنے کی وجہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کَثرت سے سَخاوت کرنا ہے۔مَثَلاً

❁...... ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سات لاکھ کی زمین بیچی اور ساری رَقم فُقَرا میں تقسیم فرمادی۔

❁...... ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی رشتہ دار نے سُوال کیا تو فوراً (پاس موجود) تین سو دِرہَم یا دینار عطا فرمادیئے۔

❁...... آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر سال اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدَتُنا عائِشَہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں دس ہزار دِرہَم بھیجا کرتے۔

❁...... ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک لاکھ دِرہَم تقسیم فرمائے اور حالت یہ تھی کہ اس دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس مُناسِب لباس نہ تھا جسے پہن کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحدیث:۵۲۷۴، ج۴، ص۳۵۷)

سیّدُ نا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل

''تاریخ مدینۂ دِمشق'' میں حضرت سیّدُ نا طلحہ بن عُبَید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعارُف کچھ یوں بیان کیا گیا ہے:

❁...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار اُن دس اکابِر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جن کو دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا ہی میں جنّتی ہونے کی خوشخبری دے دی تھی۔

❁...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن آٹھ اَفراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ❁...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان پانچ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جو امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُ نا ابوبکر صِدّیق کے ہاتھوں مسلمان ہوئے۔

❁...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن چھ بُزُرگ ترین ہستیوں میں سے ایک ہیں جو خِلافت کے بارے میں امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُ نا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بنائی گئی مجلسِ شُوریٰ کے اَرکان تھے۔

❁...... آپ اُن خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ایک ہیں جن سے مکّی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری وقت تک راضی تھے۔

(تاریخ مدینة دمشق، الرقم ۲۹۸۳ طلحة بن عبید الله، ج۲۵، ص۵٤)

سیّدُنا جبرائیل علیہ السّلام کا سلام:

اِمام ابو جعفر محب طبری علیہ رحمۃ اللہ القوی (متوفّٰی ۳۱۰ ھ) امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عُمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ ایک رات رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اونٹ کا کجاوہ گر گیا تو میں نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جو میرا کجاوہ دُرُست کرے گا، اس کے لئے جنّت کی بِشارت ہے۔'' تو حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فوراً آگے بڑھ کر یہ سعادت اپنے نام کر لی۔ جب سیّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوار ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''اے طلحہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قیامت کی ہولناکیوں میں آپ کے ساتھ ہوں گا اور آپ کو ان سے بچاؤں گا۔''

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، الباب الخامس فی مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، الفصل السادس، ذکر اختصاص بالمبادرۃ الی تسویۃ رحل رسول اللہ حین دعا لی ذلک، ج ۲، الجزء الرابع، ص ۲۵٤)

جنّتی پڑوسی:

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ جن دَس صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو جنّت کی خوشخبری دی گئی تھی حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا

شُمار بھی اُن عشرۂ مبشرہ میں ہوتا ہے مگر یہ خوشخبری پانے کے باوجود جب بھی آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو مزید برکتیں حاصل کرنے کا موقع ملا آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اوراس پر مزید انعام یہ ملا کہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو جنّت میں شَہَنْشاہِ اَبرار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس مل گیا۔ چُنانچِہ،

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ طلحہ اور زُبیر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما) جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله، الحدیث: ۳۷۶۲، ج۵، ص۴۱۳)

جنّت واجب ہوگئی:

غزوۂ اُحد کے دن دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُوہری زِرہ پہن رکھی تھی۔ جب آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک چٹان پر چڑھنے کا ارادہ فرمایا تو (زِرہ کی وجہ سے) اوپر چڑھنے میں مُشقّت ہوئی چُنانچِہ، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چٹان پر تشریف فرما ہوگئے۔ راوی فرماتے ہیں

کہ اُس وقت میں نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ طلحہ کے لئے (جنّت) واجب ہوگئی۔(جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحۃ بن عبید اللہ، الحدیث:۳۷۵۹، ج۵، ص۴۱۲)

شہادت کی خُوشخبری:

حضرت جابِر بن عبدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جو زمین پر چلتے پھرتے کسی شہید کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہو وہ طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ کو دیکھ لے۔(المرجع السابق، الحدیث: ۳۷۶۰)

خاندانِ مُصطفٰے سے تعلُّق:

پیارے اسلامی بھائیو! امام ابوجعفر محبّ طَبَری (مُتوفّٰی ۳۱۰ھ) علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ذِکر کیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ ربِّ اَکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خاندان سے ایک خاص تعلُّق تھا اور وہ یہ کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رضی اللہ تعالٰی عنہا کی بہَن حضرت سیِّدَتُنا حَمنہ بنتِ جَحش رضی اللہ تعالٰی عنہا سے شادی کی تھی اور یہ دونوں اللہ عزَّوجلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پھوپھی سیِّدہ اُمَیمہ بنتِ عبدُ المُطَّلِب کی صاحِبزادیاں تھیں۔

(الریاض النضرة فی مناقب العشرة، الباب الخامس فی مناقب ابی محمد طلحة بن عبید اللّٰہ، الفصل السادس، ذکر انہ سلف النبی فی الدنیا و الآخرة، ج۲، الجزء الرابع، ص۲۵۹)

ہِجرت

سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب ہجرت کا حکم ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکّہ شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے مدینۂ مُنوَّرہ کی جانب رَختِ سفر باندھا۔ اس وقت حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تجارت کی غَرَض سے ملکِ شام گئے ہوئے تھے۔ چُنانچِہ، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مقامِ خَــرَّار سے مدینہ شریف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرت سیِّدُ نا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مل گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چونکہ کپڑے کے تاجِر تھے لہٰذا آپ نے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں شامی لباس پیش کیا اور عرض کی: اہلِ مدینہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے انتظار میں آنکھیں بِچھائے بیٹھے ہیں۔" تو سَرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ مدینہ کو انتظار کی تکلیف سے بچانے کے لئے اپنا سفر تیز کر دیا اور حضرت سیِّدُ نا طلحہ

رضی اللہ تعالٰی عنہ مکّہ کی جانب چل پڑے۔ مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا پہنچ کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ضَروری کاموں سے فَراغت حاصل کی اور پھر حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ ربِّ اَکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زُلفوں کے اُس اسیر نے امیرُ المؤمنین سیّدُنا صِدّیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اہلِ خانہ کو ساتھ لیا اور مدینہ مُنوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جا پہنچے۔

(تاریخ مدینة دمشق، الرقم ۲۹۸۳ طلحة بن عبید اللّٰہ، ج ۲۵، ص ٦٦)

اَخُوَّت و بھائی چارہ

حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ اور حضرت سیّدُنا زُبیر بن العوّام رضی اللہ تعالٰی عنہما نے جب اسلام قبول کیا اور اپنے بھی بیگانے ہو گئے تو حُضور نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہجرت سے قبل مکّہ مکرّمہ میں ان دونوں کو بھائی بھائی بنا دیا جسے مُواخات کے نام سے جانا جاتا ہے اور ہجرت کے بعد مدینۂ مُنوّرہ میں سرورِ دو عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ اور حضرت سیّدُنا ابو ایّوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہما کے درمیان مُواخات قائم فرمائی۔

(اسد الغابة، باب الطاء طلحة بن عبید اللّٰہ القرشی، ج ۳، ص ۸٤)

جانِثاری و وَفا شِعاری

مدینہ شریف کی زِندَگی مکّہ مکرّمہ سے کافی مختلف تھی۔ مدینہ شریف کے برعکس مکّہ مکرّمہ میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مُترادِف تھا۔ لہٰذا مدینہ شریف پہنچ کر مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا ہی تھا کہ کُفّارِ مکّہ کو یہ بھی نہ بھایا اور وہ اَمن و آشتی کا درس دینے والوں کو خاک وخون میں نہلانے کے درپہ ہو گئے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکّہ مکرّمہ میں جو صَبْر کا دامن تھامے رہنے کا حکم دیا تھا اب مدینہ منوّرہ میں کُفّارِ بد اَطوار کی شَر اَنگیزیوں کا ڈٹ کر مُقابلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! مکّہ مکرّمہ کی صُعُوبتوں اور مُشکل گھڑیوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے صَبْر کا دامَن تھامے رکھا اور کبھی ان کے پایۂ اِستِقلال میں فَرق نہ آیا بلکہ یہ سختیاں تو مزید ان کے ایمان کی پُختگی کا باعِث بنتیں۔ جیسا کہ کسی شاعِر نے صحابۂ کرام کے اس فعل کو اپنانے کی ترغیب دلاتے ہوئے کیا خوب کہا ہے:

تُندیٔ بادِ مُخالِف سے نہ گھبرا اے عُقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لئے

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار اُن جانثار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنا تَن مَن دَھن سب کچھ راہِ خدا میں قربان

کرنے کا عہد کررکھا تھا۔ یہ لوگ ہر لمحہ اس بات کے منتظر رہتے کہ کب کوئی نیا حکم آئے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں سبقت لے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حق و باطل کے درمیان ہونے والے پہلے معرکہ یعنی غزوہ بدر میں حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شریک نہ ہوسکے کیونکہ آپ مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم بجالانے میں مصروف تھے۔ پس یہی وجہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوہ کے ختم ہونے کے بعد نہ صرف آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مالِ غنیمت میں حصہ عطا فرمایا بلکہ اجر و ثواب کی نوید بھی دی۔ چُنانچہ،

مالِ دنیا کے ساتھ اجرِ آخرت بھی:

الطبقات الکبریٰ میں ہے کہ سرکارِ مکۂ مُکرمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات معلوم تھی کہ اہلِ مکہ کا ایک قافلہ تجارت کی غرض سے ملک شام گیا ہوا ہے اور جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دس دن قبل حضرت سیِّدُنا طلحہ اور حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو جاسوسی کے لئے روانہ فرمایا یہ دونوں حضرات مقام حوراء پر اس قافلے کے انتظار میں جا ٹھہرے، جب قافلہ ان کے پاس سے گزرا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آگاہ کرنے کے لئے چل پڑے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ معلوم ہوچکا تھا لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پہنچنے

سے پہلے ہی صحابہ کرام کو لے کر روانہ ہو گئے۔ ادھر قافلہ والوں کو مسلمانوں کے حملے کے متعلِّق معلوم ہوا تو انہوں نے اہلِ مکہ کو مدد کے لئے پکارا اور ساحلی راستہ اِختیار کر کے بڑی تیزی سے رات دن سفر کرتے ہوئے مکہ جا پہنچے۔ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ اور حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سَرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روانگی کا علم نہ تھا۔ جب انہیں مدینہ مُنوَّرہ پہنچ کر معلوم ہوا تو فوراً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف روانہ ہوئے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ بدر کے خاتمے کے بعد واپس تشریف لا رہے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم٤٧ طلحۃ بن عبیداللّٰہ، ج٣، ص١٦٢)

علامہ ابن عبدالبر قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (مُتوفّٰی ٤٦٣ ھ) نے "اَلْاِستیعاب فِی مَعرِفَۃِ الاَصحاب" میں ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ نُبُوَّت میں حاضر ہو کر عرض کی: "کیا انہیں غزوۂ بدر میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت سے حصہ ملے گا؟ تو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: "ہاں! تمہیں ضرور حصہ ملے گا۔" اور جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اصحابِ بدر کو ملنے والے اجر و ثواب کے بارے میں عرض کی کہ میرے اجر کا کیا ہوگا؟ تو

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تمہیں اجر بھی ملے گا۔''

(الاستیعاب، الرقم ۱۲۸۹ طلحة بن عبید اللّٰه التیمی، ج۲، ص۳۱۷. متلقطاً)

شُجاعت و بہادُری

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ بدر میں چُونکہ بہادری کے جوہر نہ دکھا سکے تھے لہٰذا جب غزوۂ اُحُد کے لئے میدان سجا تو آپ اس میں ایسے شہسوار بن کر کودے کہ سب دیکھتے ہی رہ گئے۔ چُنانچہ،

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ فرماتی ہیں کہ جب امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق کو غزوۂ اُحُد کی یاد ستاتی تو آپ رونے لگتے اور فرماتے کہ یہ دن تو تھا ہی حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا۔ فرماتے ہیں کہ جب میں (افراتفری کے عالَم میں) سب سے پہلے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف متوجِّہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص بڑی بہادری و جَواں مردی سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کررہا ہے، میرے دل میں آیا کہ خدا کرے یہ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہوں اور وہ واقعی سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی تھے۔ اور مجھے اس وقت سب سے بڑھ کر یہی شے محبوب تھی کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت پر اس جَواں مردی سے جان

نچھاور کرنے والا میری قوم کا فرد ہو۔

(تاریخ اسلام للامام الذھبی، ج۲، ص ۱۹۰)

فرشتے پروں پر اٹھالیتے:

غزوۂ اُحُد کے موقع پر جب مسلمانوں پر حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَہادت کی افواہ بجلی بن کر گری تو سب شکستہ دل ہو گئے۔ ایک رِوایت میں ہے کہ اس عالَم میں بارہ ایسے جانثار بھی تھے جو اللہ عزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گِرد سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے تھے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دشمنانِ اسلام کی شرانگیزی سے محفوظ رکھنے کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کررہے تھے، ان بارہ جانثاروں میں گیارہ انصاری اور ایک مہاجر تھے۔ اور یہ مہاجر حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صَحابۂ کرام کے ہمراہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش فرما رہے تھے، جب مشرکین کو معلوم ہوا تو انہوں نے فوراً اس طرف حملہ کر دیا۔ پس شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ دشمنانِ اسلام کو کون روکے گا؟ شَہادت کی تمنا سے سرشار سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: ''یا رسول اللّٰہ

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں انہیں روکتا ہوں۔'' مگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اجازت نہ دی اور ارشاد فرمایا کہ ابھی تمہارا وقت نہیں آیا۔ چنانچہ، ایک انصاری نے آگے بڑھ کر کُفّار کی پیش قدمی کو روکنے کی کوشش کی تا کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پہاڑ پر چڑھ کر محفوظ ہو جائیں مگر وہ شہید ہو گئے۔ اس طرح ایک ایک کر کے تمام انصاری صحابہ علیہم الرضوان نے اپنی جانیں آقا کے نام پر قربان کر دیں اور سیدنا طلحہ بن عُبَیْد اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کُفّار کو مزید آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تو سرکارِ والا تَبار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اجازت سے کُفّار پر ایسا حملہ کیا کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ اور آخر کار کُفّارِ بد اَطوار کو اپنے مذموم ارادے میں کامیابی کی کوئی راہ نظر نہ آئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

ایک روایت میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ خود فرماتے ہیں کہ کُفّار کے اس حملے میں ایک شخص نے تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر وار کرنا چاہا تو میں نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا جس کی وجہ سے میرا ہاتھ شل ہو گیا اور تکلیف کی شدت سے منہ سے آواز نکل گئی تو شَہَنْشاہِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے کاش! تم بسم اللہ کہتے یا اللہ عزَّوجلَّ کا ذکر کرتے تو فِرِشتے تمہیں اپنے پروں پر اٹھا لیتے اور لوگ تمہیں اپنی آنکھوں سے آسمان میں پرواز کرتا ہوا دیکھ

لیتے۔" (دلائل النبوة للبيهقي، باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه على القتال يوم احد...... الخ، ج٣، ص٢٣٦)

شجاعت کے ستّر سے زائد تمغے:

امیرُالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اُحُد میں جب ہم حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف مُتوجّہ ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے جسمِ اَطہر پر ستّر سے زائد چھوٹے بڑے زخم ہیں اوران کی انگلیاں بھی کٹ چکی ہیں۔ (معرفة الصحابة لابي نعيم، معرفة طلحة بن عبيد الله، الحديث: ٣٦٩، ج١، ص١١٢)

پیارے اسلامی بھائیو! میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر مَر مِٹنے میں جو مزہ ہے وہ دنیا کی دوسری کسی بھی شے میں نہیں، یہی وجہ ہے کہ انصاری صحابہ پَروانوں کی طرح رِسالت کی شمع پر اپنی جانیں وار کر رہتی دنیا تک اپنے نُقُوش چھوڑ گئے۔

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنت، مجدِّدِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا الشاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حدائقِ بخشش میں اپنے جذباتِ عشق کا اظہار

کچھ یوں فرمایا ہے:

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فِدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

نَذْر پوری کرنے والے:

پیارے اسلامی بھائیو! وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنہیں کسی وجہ سے غزوۂ بدر میں جہاد کا موقع نہ مل سکا تو انہوں نے یہ عَہد کرلیا کہ اب اگر انہیں سیِّد عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جان قربان کرنے کی سعادت ملی تو وہ ثابت قدم رہیں گے اور لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں۔ ان عَہد کرنے والوں میں امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی، سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ، سعید بن زید، سیِّدُنا امیر حمزہ اور سیِّدُنا مصعب بن عُمیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وغیرہ بھی تھے۔ چُنانچِہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے اس عَہد کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾	ترجمۂ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچّا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منّت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔

(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ میں جن لوگوں کے بارے میں یہ آیا ہے کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا تو ان سے مراد سیّدالشُّہداء حضرت سیّدُنا امیرِ حمزہ اور حضرت سیّدُنا مصعب بن عُمیر رضی اللہ تعالٰی عنہما ہیں یعنی یہ میدانِ جہاد میں ثابت قدمی سے لڑتے رہے اور آخر کار شہید ہو گئے اور شہادت کا انتظار کرنے والوں سے مراد امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان غنی اور حضرت سیّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہما ہیں۔

(الکشاف، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الاية:۲۳، ج۳، ص ۵۳۲)

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ صَحن میں تشریف فرما تھے، اسی دوران حضرتِ طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ **اللہ** عزَّوجلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو کسی ایسے زندہ شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو اپنی مَنَّتیں پوری کر چکا ہو تو وہ طلحہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو دیکھ لے۔''

(مسند ابی یعلی، مسند عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها، الحدیث:۴۸۷۷، ج۴، ص۲۷۲. المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۵، ج۱، ص۱۱۲)

بااَدب بانَصِیب:

تِرمذی شریف میں ہے کہ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے ایک اَعرابی (دیہاتی) سے کہا جو بارگاہِ نَبَوِی کے آداب سے کَما حقّہٗ آگاہ نہ تھا کہ وہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں پوچھے جن کے بارے میں قرآنِ کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنی نَذر (مَنَّت) پوری کردی؟

(پیارے اسلامی بھائیو!) صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حُضور نبیِّ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِزَّت وعَظَمت کی وجہ سے عموماً خودسوال کرنے سے بچتے اورکوشش کرتے کہ کوئی اور سوال کرے یا کوئی اَعرابی آیا ہوتا تواس کوسوال کرنے کا کہتے۔ چُنانچہ،

جب اس اَعرابی نے سَرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی نَذر پوری کرنے والے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُتَعلِّق اِستفسار کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب نہ دیا، اُس نے دوتین بار یہی سوال کیا مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اسی اثنا میں، مَیں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا۔ اس وقت میں نے سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا، جب

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو دریافت فرمایا: ''وہ کہاں ہے جس نے نذر پوری والوں کے متعلّق پوچھا تھا؟'' اعرابی نے فوراً عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں یہیں ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف دیکھ کر) ارشاد فرمایا: یہ انہی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی نَذر (منّت) کو پورا کیا۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب باب، مناقب طلحۃ بن عبید اللہ، الحدیث:٣٧٦٣، ج٥، ص٤١٤)

عاجِزی و اِنکساری

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مرتبہ چند لوگوں کو نماز پڑھائی۔ سلام کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کی طرف مُتوجّہ ہوئے اور اِرشاد فرمایا: ''میں آگے بڑھنے سے پہلے تم سے اجازت لینا بھول گیا تھا کیا تم میرے نماز پڑھانے پر راضی ہو؟'' سب نے عرض کی: ''جی ہاں! ہم سب راضی ہیں اور حضور نبی پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حواری (دوست) کی اِقتِدا میں نماز پڑھنے کو کون اچھا نہ سمجھے گا؟'' تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی قوم کا اِمام بنے اور وہ اسے پسند نہ کرتے ہوں تو